



سوال

(120) نکاح حلالہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون جو چار بچوں کی ماں ہے اور اپنے شوہر سے بھی محبت کرتی ہے بعض شدید اختلافات کی بنا پر شوہر نے اسے تینوں طلاقیں دے ڈالیں۔ کچھ مدت گزر جانے کے بعد ان دونوں نے از سر نو ازدواجی رشتے میں منسلک ہونے کا فیصلہ کیا۔ لیکن حلالے کے بغیر ایسا ممکن نہیں تھا چنانچہ خاتون نے کسی مرد سے ایک ہفتہ کے لیے شادی کی اور اس سے طلاق لے کر دوبارہ اپنے سابق شوہر کی زوجیت میں چلی آئیں کیا شرعاً ایسا کرنا حلال ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام نے ازدواجی زندگی کی تعمیر نہایت مضبوط بنیادوں پر کی ہے۔

اس لیے شادی شدہ زندگی میں داخلے کے لیے چند لازمی ارکان و شرائط ہیں اور اسی طرح اس سے نکلنے کے لیے بھی چند شرطیں ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تُطَلِّقُوا النِّسَاءَ، إِلَّا مِنْ رِبِّيَّةٍ"

"یعنی اپنی عورتوں کو صرف اس وقت طلاق دو، جب ان سے کوئی بہت بڑی بد اخلاقی سرزد ہو"

اور اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَبْغَضُ النِّسَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ" (البوداؤد)

"اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال شے طلاق ہے"

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ناپسندیدگی کے باوجود اپنی بیویوں کو طلاق مت دو کیونکہ:

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَمَسِيئَةٌ أَنْ تُجْعَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ خَيْرًا كَثِيرًا ۙ ۱۹ ... سورة النساء



”اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو“

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

”الطَّلَاقُ عَن وَطْرِ“

”یعنی طلاق انتہائی ناگزیر حالت میں دی جاسکتی ہے“

گذشتہ فتوے میں ذکر کر چکا ہوں کہ علماء مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر شدید غصے کی حالت میں دی گئی طلاق کو کالعدم قرار دیتے ہیں حدیث ہے :

”لَا طَّلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ“ (مسند احمد، البوداؤد، حاکم)

”اغلاق کی حالت میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ غلام کی آزادی“

اب میں ان خاتون کو مخاطب کر کے سوال کرتا ہوں، جنہیں ان کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں، کیا آپ کے شوہر نے انتہائی غصے کی حالت میں طلاق دی؟ اگر غصے کی حالت میں طلاق دی ہے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوتی یا کیا آپ کے شوہر نے اس وقت طلاق دی جب آپ حیض کی حالت میں تھیں یا ایسی پاکی میں طلاق دی جس میں آپ کے شوہر نے آپ سے مباشرت بھی کی ہے تو ایسی طلاق بدعت کہلاتی ہے اور شریعت میں ایسی طلاق جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔

اگر آپ کے شوہر نے آپ کو طلاق یوں دی ہے کہ اگر آپ نے فلاں کام کیا فلاں سے ملیں یا فلاں کے گھر گئیں تو آپ کو طلاق ہو جائے گی اور پھر اس کے بعد آپ نے وہ کام کر لیا تو اس صورت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

طلاق واقع ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طلاق سوچ سمجھ کر اور کامل ارادے سے دی گئی ہو اور شوہر غصے یا جنون یا نشے کی حالت میں نہ ہو۔

رہی حلالہ کی وہ شکل جو آپ نے لکھی ہے یا تو وہ یقیناً حرام ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح حلالہ کرنے اور کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ حلالہ کی جائز صورت یہ ہے کہ تین دفعہ کی مطلقہ عورت نہ کسی دوسرے مرد سے شادی اس غرض سے کی ہو کہ اب ہمیشہ اس کے پاس رہنا ہے۔ اس غرض سے نہ کی ہو کہ چند دنوں کے بعد طلاق لے کر پہلے شوہر کے پاس واپس جانا ہے اب اگر اس شادی کے بعد کسی وجہ سے طلاق ہو جاتی ہے تو پھر وہ عورت پہلے شوہر کی زوجیت میں آسکتی ہے۔

ہذا ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 285

محدث فتویٰ